Lesson 1: Al-Kahf (Ayaat 1- 8): Day 4

سُوۡرَۃُ الکھف کی تفسیر

علاماتِ قیامت کا بیان۔ آج اس میں سے ہم ٹاپک / موضوع دیکھیں گے؛

ظہور المہدی۔ کتاب کا صفحہ نمبر 191۔(امام مہدی اور دجّال)

مہدی یا مھدی: ھ دی۔ ہدایت دینے والا۔ لیڈر اور رہنما۔ قیامت سے پہلے رسول ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص عربوں پر حکومت کرے گا۔(یعنی سیّد ہو گا)۔ اہلِ بیت میں سے ہو گا۔ اُس کا نام محمد ہو گا اور باپ کا نام عبد اللہ ہو گا۔

حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا؛ دنیا ختم نہیں ہو گی جب تک عرب کا بادشاہ ایک ایسا آدمی بنے گا جو میرے اہلِ بیت میں سے ہو گا۔ اور اُس کا نام میرے نام جیسا ہو گا۔(ترمذی)

یعنی ان کا آنا لازمی ہے۔ اللہ اُس وقت تک قیامت نہیں لائے گا جب تک یہ خلیفہ نہیں بن جائے گا۔

حضرت اُمِ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "مہدی میرے خاندان اور فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہو گا"۔(ابو داؤد)۔

امام مہدی کا نام محمد اور اُن کے والد کا نام بھی رسول اکرمؐ کے والد جیسا یعنی عبد اللہ ہو گا۔

خلیفۂ وقت کی موت کے بعد نئے خلیفہ کی بیعت پر اختلاف ہو گا بالآخر امام مہدی (محمد بن عبد اللہ) کی بیعت پر لوگ متفق ہو جائیں گے۔ امام موصوف (یعنی اس امام مہدی) کی بیعت مسجد حرام میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ہو گی۔

امام مہدی کی بیعت کو بغاوت سمجھ کر کچلنے کے لئے آنے والا لشکر بیداء کے مقام پر دھنس جائے گا۔ امام مہدی کی یہ کرامت دیکھ کر عراق اور شام کے علماء اور فضلاء جوق در جوق امام صاحب کی بیعت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچنا شروع ہو جائیں گے۔

حضرت اُمِ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ایک خلیفہ کی وفات پر لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا، بنوہاشم کا ایک آدمی (مدینہ سے) مکہ آئے گا لوگ اُس کو گھر سے نکال کر (مسجد حرام) لے آئیں گے۔۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کرینگے۔ شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے آئے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اُسے دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد عراق اور شام کے علماء فضلاء امام مہدی کے پاس (بیعت کے لئے) آئینگے۔ (طبرانی)۔

بیعت لینے کے بعد امام مہدی اپنے ساتھیوں سمیت بیت اللہ شریف میں پناہ لیں گے۔

ابتداً امام موصوف (امام مہدی) کے ساتھیوں کی تعداد اور وسائل بہت کم ہوں گے۔ اور وہ کسی فوج کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ خسف کے ذریعے اُن کی مدد فرمائیں گے۔

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہو گی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں گے) نہ ان کا شمار بہت ہو گا، نہ سامان ہو گا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جائیں گے۔“ (مسلم)

بیداء کے مقام پر دھنسنے والے لشکر مین سے صرف ایک آدمی بچے گا جو واپس جا کر حکومت کو کامیاب بغاوت (یعنی انقلاب) کی خبر دے گا۔

یعنی سب لوگ دھنس جائیں گے۔ اللہ کی قُدرت کا کتنا زبردست انتظام ہو گا۔ صرف ایک شخص ہی بچے گا جو پھر باقی لوگوں کو یہ اطلاع دے گا۔

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول ؐاللہ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب (درمیانی حصّہ) دھنس جائے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا، پھر سب دھنس جائیں گے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا، مگر ایک شخص ان سے میں سے بچ جائے گا، جو (واپس جا کر لوگوں کو) ان کا حال بیان کرے گا۔" (مسلم)

امام مہدی کی خلافت اور دیگر امورِ خلافت صرف ایک رات میں طے ہو جائیں گے۔ یعنی پہلے سے تیار کردہ منصوبہ نہیں ہو گا۔

علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا: امام مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہو گا اور اللہ تعالیٰ اس کی (خلافت) کا انتظام ایک رات ہی میں فرمادے گا۔ (ابن ماجہ)

کتنی دیر حکومت کرینگے؟ امام مہدی انٹرنیشنل لیڈر رہوں گے۔ آج کے حالات دیکھ کر ہمارا دل چاہتا ہے کہ کاش کوئی ایسا لیڈر رہو جو مسلمان اُمّت کو متحد کرلے۔ جس سے حالات سنور جائیں۔

امام مہدی کا دَورِ خلافت سات سال کا ہو گا۔

امام مہدی کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہونگے۔

امام مہدی اپنے دورِ حکومت میں مکمل عدل وانصاف قایم کرینگے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول ﷺ اللہ نے فرمایا"مہدی مجھ سے ہو گا،اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہو گی۔زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا۔جس طرح ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔(ابو داوًد)

آج کل ایسا ہی نظر آرہا ہے۔آنے والا دَور انشاء اللہ بہتر ہو گا۔

خلیفہ مہدی کے زمانے میں دولت کی اس قدر فراوانی ہو گی کہ وہ عوام میں بلا حساب کتاب دولت تقسیم کرینگے۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول ﷺ اللہ نے فرمایا،"آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال بغیر گنتی کے تقسیم کرے گا"۔(مسلم)

جب مسلمانوں کا دَور ہو گا۔اگر لوگ ایمان لے آئیں اور تقویٰ اختیار کریں تو اللہ کی طرف سے نعمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی۔ہم نے یہ بات سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف میں پڑھی تھی۔اور ہم یہ بات کئی مکی سورتوں میں پڑھیں گے۔

امام مہدی (فجر کی) نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے۔ اور امام مہدی کی امامت میں نماز اَدا کرینگے۔

یہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہوں گی جب ایک کے بعد دوسری نشانی ظاہر ہو گی۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا لڑتا رہے گا (کافروں اور مخالفوں سے) حق پر قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور اس گروہ کا امام کہے گا، آیئے نماز پڑھایئے (عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا) وہ کہیں گے نہیں، تم میں سے ایک دوسروں پر حاکم رہیں۔ یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ عنایت فرمائے گا اس امت کو۔“ (مسلم)

یہ بات اُمّتِ مسلمہ کے لئے اعزاز ہو گی کہ عیسیٰؑ مسلمان امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جب دنیا میں بہت سارے فتنے ہوں گے (جیسا کہ آج کل ہیں۔)

جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حالات بدلنا چاہیں گے تو انشاء اللہ امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ یوں لگتا ہے کہ ابھی وقت لگے گا۔ ابھی بگاڑ اور بڑھے گا۔ مزید فتنے ہونگے۔ ابھی امام مہدی کے ظاہر ہونے میں کچھ وقت ہے۔ ان کو امام بنا کر اس لئے بھیجا جائے گا کیونکہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

پہلے دَور میں جب قوموں میں بگاڑ آتا تھا تو نبی آتے تھے۔ اَب اُمتِ مسلمہ کو تبلیغ کے عہدے پر فائز کیا جا چکا ہے۔ ابھی بھی چھوٹے پیمانے پر تو کام ہو رہا ہے۔ لیکن ہمیں ایک بین الاقوامی رہنما نظر نہیں آتے۔ امام مہدی یونورسل لیڈر ہوں گے۔ علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا تعلق قرآن وسُنّت سے ہو گا۔ پھر عیسیٰؑ آئیں گے۔ یعنی اُن کے آنے سے پہلے کی تیاری ہے۔

نوٹ کر لیں؛ امام مہدی مسلمانوں کے امام ہونگے۔ یہ الگ نبی نہیں ہوں گے۔ یہ الگ فرقہ نہیں ہوں گے۔ اِن سے اللہ وہی کام لے گا جو پہلے دَور میں نبیوں سے لیا۔

ان کے بارے میں کچھ ضعیف روایات بھی ہیں۔ خیال رکھیں۔ یہ روایتیں مستند نہیں ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، ان جھنڈوں کو کوئی چیز پھیر نہیں سکے گی یہاں تک کہ (فلسطین کے شہر) ایلیاء میں یہ نصب کیے جائیں گے“۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔

حارث بن جزء الزبیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشرق سے کچھ لوگ آئیں گے اور مہدی کی حکومت کو مستحکم کرینگے۔" ابن ماجہ۔

امام البانی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ معروف محقق ڈاکٹر بشار نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ وہ دَور ہو گا جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گا۔ ایسے لگتا ہے آج کفر کو غلبہ ہے۔ ابھی قیامت تک حالات بدلتے رہیں گے۔ امام مہدی کے دَور میں مسلم کلچر عام ہو گا۔ لوگ اسلام کی بنیاد پر اکٹھے ہونگے۔

پھر دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ظاہر ہو گا۔ اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرامؓ کو دجال کے بارے میں اتنا زیادہ بتایا کہ وہ کہتے کہ ہمیں یوں لگتا تھا کہ ابھی دجال کسی جھاڑی کے پیچھے سے نمودار ہو جائے گا۔

باب: ظهور مسيح الدجال۔ مسیح دجال کا ظہور۔

عیسیٰؑ کو بھی مسیح ابن مریم کہا جاتا ہے۔ قرآن میں بھی یہ نام بیان ہوا ہے۔

عیسائی عیسیٰؑ کو دجال کہتے ہیں لیکن یہود دجال کو مسیح سمجھتے ہیں اور اُن کا انتظار کر رہے ہیں۔

قیامت سے قبل دجال ظاہر ہو گا۔

قیامت کے خروج کی ابتداء ایران کے شہر خراسان سے ہو گی۔ ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی سر زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ چمڑا بھری ڈھالوں جیسے چہروں والے لوگ اس کے ساتھ ہونگے۔" ابن ماجہ۔

چمڑی بھری ڈھالوں جیسے چہرے سے مُراد گوشت سے پُر چپٹے چہرے والے لوگ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دجال کا ظہور ایسے وقت ہو گا جب لوگ اُس سے بالکل غافل ہو چکے ہونگے۔

صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال ظاہر نہیں ہو گا مگر اُس وقت جب لوگ اسے بالکل بھول چکے ہونگے۔ حتیٰ کہ آئمہ (مساجد) منبروں پر اس کا ذِکر کرنا بھی چھوڑ دیں گے"۔ مسند احمد۔

کسی بات پر غضب ناک ہونا دجال کے خروج کا سبب بنے گا۔

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا لوگوں کے سامنے نکلنے کا پہلا سبب اس کا غصّہ ہو گا جو اُسے غضب ناک بنا دے گا۔ مسلم

(عربی زبان میں مسیح کے مختلف معانی ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔ کسی چیز کو پونچھنے والا، کسی چیز پر ہاتھ پھیرنے والا، کسی بیماری کے لئے عافیت کی دعا کرنے والا، بہت زیادہ سچ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا، حضرت عیسیٰؑ کے لئے مسیح کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

مسیح کے دوسرے معنی یہ ہیں؛ آنکھ سے کانا، بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا، بہت زیادہ سفر کرنے والا، (اِس کو مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہو گی۔) دجال کو مسیح انہی دوسرے معنوں میں کہا گیا ہے۔ یاد رہے دجّال مبالغے کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا، بہت زیادہ فریب دینے والا۔)

این الدجال؟ دجال کہاں ہے؟

دجال بحرِ ہند کے کسے نامعلوم جزیرے پر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء پڑھنے میں دیر کی، پھر نکلے تو فرمایا: "مجھے ایک بات نے روک لیا، جسے تمیم داری ایک آدمی کے متعلق بیان کر رہے تھے، تو میں سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں تھا، تمیم کہتے ہیں کہ ناگاہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہی ہے، تو میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ وہ بولی: میں دجال کی جاسوسہ ہوں۔، تم اس محل کی طرف جاؤ، تو میں اس محل میں آیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں ایک شخص ہے جو اپنے بال کھینچ رہا ہے، وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے، اور آسمان وزمین کے درمیان میں اچھلتا ہے، میں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں دجال ہوں، کیا امیوں کے نبی کا ظہور ہو

گیا؟(یعنی نبی ﷺ) میں نے کہا: ہاں (وہ ظاہر ہو چکے ہیں) اس نے پوچھا: لوگوں نے ان کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ لوگوں نے ان کی اطاعت کی ہے، تو اس نے کہا: یہ بہتر ہے ان کے لیے"۔تخریج دار الدعوہ: تفرد بہ أبو داود، (تحفۃ الأشراف: ۱۸۰۳۹) (صحیح)

یعنی دجال آج بھی موجود ہے اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

وضاحت: ۱؎: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جساسہ ایک عورت ہے اور اس کے بعد والی روایت میں ہے کہ وہ ایک دابہ ہے بظاہر دونوں روایتیں متعارض ہیں اس تعارض کو حسب ذیل طریقے سے دفع کیا جاتا ہے: ۱- ہو سکتا ہے کہ دجال کے پاس دو جساسہ ہوں ایک دابہ ہو اور دوسری عورت ہو، ۲- یا وہ شیطانہ ہو جو کبھی دابہ کی شکل میں ظاہر ہوتی رہی ہو اور کبھی عورت کی شکل میں کیونکہ شیطان جو شکل چاہے اپنا سکتا ہے، ۳- یا اسے مجازاً دابہ کہا گیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول «وما من دابّة فی الارض إلا علی اللہ رزقھا» میں ہے، اگلی روایت کے الفاظ «فرقنا منها ان تکون شیطانة» سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار رہو کہ البتہ وہ دریائے شام یا دریائے یمن میں نہیں ہے بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے وہ مشرق کی طرف ہے۔" (وہ مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا مشرق کی طرف۔ (مسلم) اللہ کے نبیؐ یاد کروانا چاہتے تھے۔

یاد رکھیں۔ دجال ایک شخص کا نام ہے۔

من ھو الدجال؟ دجال کون ہے؟

مدینے کے یہودی گھرانے میں پیدا ہونے والا صاف جدال ہے۔ پہلے اسلام لایا لیکن بعد میں مُرتد ہو گیا۔

صاف کی کُنیت ابن صیاد یا ابنِ صائد ہے۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا: میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا: کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اصحاب محمد کے! کیا رسول اللہ نے نہیں فرمایا: "دجال یہودی ہو گا۔" اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ دجال کے اولاد نہ ہو گی۔" میری تو اولاد ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر۔" اور میں نے تو حج کیا۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب جائے۔ پھر کہنے لگا: البتہ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا: بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا: اگر مجھ کو دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہ کروں۔ (مسلم)

یعنی سیدھی بات نہیں کی بلکہ گھما پھرا کر بات کر رہا تھا۔ باتوں کے سحر میں اُتارنے والا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے۔ ان میں ابن صیاد تھا۔ سب لڑکے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ

کر (بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا) کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ "وہ بولا: نہیں۔ بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! مجھ کو چھوڑیئے میں اس کو قتل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے (تو تو اس کو نہ مار سکے گا۔) "اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

(مسلم:2924)

اہل علم کہتے ہیں کہ وہی ابن صیاد دجال ہے۔ جسے اللہ کے حکم سے فرشتوں نے زنجیروں سے جکڑ کر قید کر دیا ہے۔ پھر وہ قیامت کے قریب ظاہر ہو گا اور فتنے پیدا کرے گا۔ دیکھیں وہ مدینہ میں پیدا ہوا۔ حج بھی کیا لیکن مرتد ہو گیا تو مکہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ جب انسان کی عقل گھومتی ہے تو وہ غلط کام کرتا ہے۔

ہم سب دعا کریں کہ: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ سورۃ آل عمران: پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے رستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے ﴿۸﴾

حلية الدجال: دجال کا حلیہ کیسا ہو گا؟

صحابہ کرامؓ نے پوچھا تھا کہ اللہ کے نبیؐ ہم دجال کو کیسے پہچانیں گے۔

دجال کی ایک آنکھ کانی اور اور اس کے سر کے بال گھنگریالے ہوں گے، رنگ سُرخ اور جسم بھاری ہو گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں سویا ہوا)خواب میں (کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا) ان پر میری نظر پڑی (میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھونگھریالے تھے، ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔ بخاری

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دجال داہنی آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔" بخاری

دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی اور وہ یہ کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ بخاری

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ کافر کا لفظ ہر مسلمان پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہا یا ان پڑھ ہو۔

دجال کے سر پر بہت بال ہوں گے۔

حزیفہ عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اور اس کے سر پر بہت بال ہونگے۔ اُس کے ساتھ جنت اور جہنم ہو گی۔ (خبر دار) اُس کی جنت جہنم ہو گی اور جہنم جنت ہو گی۔ ابن ماجہ

فتنة الدجال: دجال کا فتنہ

دجال کے پاس جنت اور جہنم دونوں ہوں گی جو حقیقت میں جہنم اور جنت ہو نگی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی؟ وہ کانا ہو گا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی، پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہو گی۔ اور اس کی جہنم در اصل جنت ہو گی۔ مسلم

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں" : دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی۔ لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے، تو مت ہلاک کرنا اپنے تیئں۔" (اس کے پانی میں گھس کر)۔

یعنی جس کو اللہ کے نبیؐ کی حدیث پر یقین ہو گا وہی اُس سے بچ سکے گا۔ جس کا اللہ پر ایمان پختہ ہو گا وہی دجال کو ربّ نہیں مانے گا۔

دجال کے پاس پانی ہو گا جو درحقیقت آگ ہو گی اور جو آگ ہو گی وہ اصل میں شیریں پانی ہو گا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہو گا اور آگ ہو گی۔ تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہو گی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہو گا سرد اور شیریں۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پائے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔"مسلم

اللہ آزمائش اور فتنوں سے لوگوں کو آزماتا ہے۔ ربّ پر ایمان کو مضبوط رکھیں۔

دجال کے حکم سے آسمان سے بارش برسے گی۔ زمین سے گھاس اُگے گی اور اناج اُگے گا۔ جانور پہلے سے زیادہ دودھ دینے لگیں گے۔

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کو دجال کا ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا)یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے (یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا۔ جب ہم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلمکے پاس شام کو آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا)یعنی ڈر اور خوف(۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :تمہارا کیا حال ہے؟ "ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے جھنڈ میں موجود ہے)یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے(۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے)فتنوں کا، آپس میں لڑائیوں کا(اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو

تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگریالے بالوں والا ہے، اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ)عبد العزیٰ ایک کافر تھا(۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پائے اس کو چاہیے کہ سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ "اصحاب بولے: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں سے ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں۔) "تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا(۔ اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اندازہ کر کے پڑھ لینا) ". اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ کہا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا ہی کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ

جائے اور جیئے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی (اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلائے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگائے گی۔ تو شام کو گورو (جانور (آئیں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوکھیں تنی ہوئیں)یعنی خوب موٹی ہو کر (پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا۔ ان کو بھی کفر کی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جائے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہو گی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا: اے زمین! اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ مسلم

یہ لوگوں کے لئے بہت بڑی آزمائش ہو گی۔ یاد رکھیں اُس کے پاس اختیار نہیں ہو گا۔ اگر ہوتا تو اپنی کانی آنکھ ہی ٹھیک کر لیتا۔ شیطان لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالے گا۔ اُس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہو گا وہ تو اپنے ماتھے پر لکھا کفر ہی نہیں مٹا سکتا۔ یہ سب اللہ کی طرف سے آزمائش کے لئے ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سب فتنوں اور آزمائش سے بچا لے۔ آمین۔

ظہورِ دجال کے بعد کسی کا ایمان لانا قابل قبول ہو گا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں ظاہر ہونے کے بعد کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا اس کو فائدہ نہیں دے گا۔ اگر وہ اس سے پہلے ایمان نہیں لایا اور نیک اعمال نہیں کیئے۔ 1: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ 2: دجال کا ظاہر ہونا۔ 3: دآبۃ الارض کا نکلنا۔ مسلم۔

- یاد رکھیں۔ ہم فتنوں سے بچاؤ کی دعاؤں سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔
- سورۃ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات کو زبانی یاد کر لیں۔ ہر جمعہ کو سورۃ کہف پڑھیں۔
- دجال کی عمر لمبی ہے وہ ابھی بھی دنیا میں ہے۔ اس کے پاس کوئی اختیار نہیں۔
- عیسیٰؑ اللہ کے پاس زندہ موجود ہیں اور دنیا میں تشریف لائینگے۔

کیا قیامت جمعے کو آئے گی؟ مزید تفصیل کل والے سبق میں پڑھیں گے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ایمان کی سلامتی عطا فرمائے۔ آمین